نیست جز مصطفیٰ مراد رکار
ہست در دو جہاں محمد یار



استدلال بحق شعر

از:- غزالی زمان علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

سلام مسنون، دعا۔

حضرت قبلہ خواجہ محمد یار صاحب کا وہ شعر جو تم نے لکھا ہے، اور اسی جیسی دوسری عبارات (جو مسلم بین الفریقین علماء کی کتابوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں) مسئلہ وحدۃ الوجود پر مبنی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تعینات سے قطع نظر کر کے موجود حقیقی یعنی مابہ الموجودیت حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں۔ ہر شے کا یہی حال ہے کہ تعینات کا انتفا ہو جائے تو حقیقت حقہ کے سوا کچھ نہ ہوگا، اس میں نبی غیر نبی حتیٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بھی خصوصیت نہیں، لیکن عامہ خلائق مظاہر ناقصہ ہیں۔ اور اولیائے کرام اپنے مراتب کے لحاظ سے کامل مظہر ہیں، اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ان سے زیادہ مظاہر کمال اور جمیع کائنات سے اکمل و افضل مظہریت حضور سید عالم ﷺ کے لیے حاصل و ثابت ہے۔ اس لیے کہ کمال امور اضافیہ میں سے ہے۔ دیکھیے خواجہ محمد یار صاحب کے شعر کا مضمون حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں ہے۔ فتوحات مکیہ جلد ثانی ص 167، **انت تحسبہ محمد العظیم الشان کما تحسب السراب ماء وھو ماء فی رای العین فاذجئت محمدا لم تجد محمدا وجدت اللہ فی صورۃ محمدیۃ رئیتہ برؤیۃ محمدیۃ**، یعنی تم محمد عظیم الشان ﷺ کو محمد گمان کرتے ہو جیسے کہ تم